# حرمین سے ہماری محبت ایمان کا حصہ ہے

**تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد اور اُثریہ فاؤنڈیشن جہلم کے چیئرمین حافظ عبدالحمید عامر کا پیغام**

''مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں، جب جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد محسوس کرنے لگتا ہے۔'' یہ فرمان نبوی ﷺ ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے لیکن سعودی عرب کی جانب سے 2005ء میں زلزلہ اور گزشتہ دنوں 2010ء میں آنے والے قیامت خیز سیلاب کے بعد سعودی عرب کی جانب سے متاثرین کیلئے آنے والی امداد اور خادم الحرمین الشریفین کی جانب سے فراخ دلانہ تعاون نے ثابت کیا ہے کہ پاکستان کے دکھ اور درد کو سعودی عرب اپنا دکھ اور درد سمجھتا ہے۔ ضروریاتِ زندگی سے لدے جہازوں سے لے کر ریسکیو اور میڈیکل سروسز اور فیاضانہ امدادی سرگرمیوں تک سعودی عرب نے نہ صرف اپنا فرض نبھایا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ دونوں برادر ممالک کے مابین عقیدے کا ایک مضبوط رشتہ قائم ہے۔

سعودی عرب اور اس کے فرمانروا ہمارے دلوں میں بستے ہیں اس لئے کہ انہوں نے قرآن وسنت کو اپنا دستور بنایا ہے اور ہمیشہ اسی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ترقی کی منزلوں کو طے کیا ہے۔ ایک اسلامی رفاہی مملکت کے طور پر سعودی عرب کو کھڑا کرنے میں سعودی حکمرانوں نے کسی بھی طرح کی کوئی کسر نہیں چھوڑی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بین المذاہب مکالمے کے عمل کو شروع کر کے خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے دنیا کو تصادم سے بچانے کا بیڑا اٹھا کر ثابت کیا ہے کہ صرف انہی کی قیادت میں یہ صلاحیت موجود ہے جو مذاہب کے مابین تصادم کی جانب بڑھتے ہوئے حالات کے سامنے بند باندھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ سعودی عرب کی جانب سے حالیہ سیلاب کی تباہی کے بعد آنے والی مسلسل امداد پر سعودی عرب کی حکومت اور سعودی عرب کے عوام کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ ان کی امداد کبھی بھی مادی اور سیاسی مفادات کیلئے نہیں ہوتی بلکہ وہ ضرورت مند اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے دنیا بھر میں ہونے والے رفاہی کاموں میں سب سے آگے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سعودی عرب کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

بعض لوگ اس قدر امداد کے باوجود سعودی عرب کے حوالے سے شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن عوام اصل حقیقت کو جان چکے ہیں اب وہ حالات کبھی یہاں پیدا نہیں ہوں گے جو خلیج کی جنگ کے دوران پیش آئے تھے جب بعض حاسد قوتوں نے پاکستان میں سعودی عرب کے خلاف آواز بلند کرنی شروع کی تو پاکستان کے بہت سارے سادہ لوح لوگ منفی پروپگنڈے سے متاثر ہو کر سعودی عرب کے خلاف سوچنا شروع ہو گئے تھے تو ان حالات میں جامعہ علوم اثریہ جہلم سے میرے برادر اکبر حضرت علامہ محمد مدنی مرحوم کی قیادت میں ایک قافلہ سرفروشاں نکلا جو تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے بینر تلے ملک بھر میں پھیلا اور اس نے عوام کو حقائق سے آگاہ کیا کہ سعودی عرب کی قیادت صرف ایک خطے کی نہیں بلکہ دنیا بھر کے امن اور عالم اسلام کی ترقی کیلئے باقاعدہ پہرہ دینا اپنا فرض سمجھتی ہے کیونکہ اس نے بانی مملکت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے یہی سیکھا ہے اور اسی قرآن وسنت کے جھنڈے کو تھام کر دنیا بھر میں امن اور محبت کے پیغام کو پھیلانے میں مصروف عمل ہے۔ الحمد للہ ہماری وہ تحریک رنگ لائی اور حق کو فتح ملی اور جھوٹوں کا منہ کالا ہوا۔

سعودی عرب سے مسلمانانِ عالم کی محبت کی وجہ جہاں حرمین شریفین ہے وہیں پر سعودی قیادت کا اخلاص بھی ایک اہم عنصر ہے کیونکہ حرمین کی قیادت نے بالخصوص موجودہ فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنے لئے شاہانہ لقب اختیار کرنے کی بجائے خادم الحرمین الشریفین کے لقب کو پسند کر کے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ حرمین شریفین کی رکھوالی اور حج وعمرہ کی غرض سے آنے والے اللہ کے مہانوں کی خدمت ان کی اولین ترجیح ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق شاہ عبداللہ کی حکومت نے گزشتہ سالوں کے دوران 70 ارب سعودی ریال حرمین کی توسیع پر خرچ کئے۔ بیت اللہ اور مسجد نبوی کے علاوہ سعودی عرب کے دیگر مقامات کی زیارت کرنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ وہاں کس قدر سہولیات بہم پہنچانے کا عمل جاری ہے۔

شاہ عبداللہ کی قیادت نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اس وقت صرف سعودی عرب، عرب ممالک یا اسلامی دنیا کے لیڈر نہیں بلکہ وہ دنیا کے ایک ایسے مدبر لیڈر ہیں جنہیں دنیا بھر میں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہ اپنا مثبت کردار ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ دہشت گردی کا مسئلہ ہو، تہذیبوں کے مابین تصادم کی بات ہو، دنیا میں پھیلتی بدامنی کا موضوع ہو یا پھر غربت، جہالت اور مفلسی جیسی لعنتوں کے خاتمے کیلئے بحث وتمحیص ہو تو شاہ عبداللہ کی جانب سے سب سے پہلے تعاون کا اعلان ہوتا ہے کیونکہ آپ امن، محبت انسانی بھائی چارہ کے

قیام پر یقین رکھتے ہیں اور ایک ایسی دنیا میں بسنے کے خواہشمند ہیں جہاں کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو، حقدار کو اس کا حق ملے اور کوئی بھوکا نہ سوئے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو انہیں دنیا بھر میں آنے والی آفات میں گھرے ہوئے انسانوں کی مدد پر آمادہ کرتا ہے۔ سعودی حکومت نے آپ کی قیادت میں بلا تفریق مذہب ورنگ ونسل صرف انسانیت کی بنیاد پر دکھی انسانیت کے ساتھ غم بانٹنے کی ریت قائم رکھی ہوئی ہے۔ انڈونیشیا میں سونامی آئے، افریقہ میں بھوک کا معاملہ ہو، یورپ میں آفت آئے، سوڈان میں معاشی بدحالی ہو، لبنان میں جنگ کی تباہی ہو، غزہ کی تباہ حالی ہو، افغانستان کی تعمیر نو ہو یا پاکستان میں زلزلہ جیسی کوئی بھی آفت آئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ مکمل فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سعودی عرب کی امداد بغیر کسی شرط کے سب سے پہلے وہاں پہنچتی ہے۔

8 اکتوبر 2005ء کے زلزلے سے تباہ ہونے والے علاقوں کا دورہ کرنے والوں پر واضح ہے کہ وہاں پر نیلی چھتوں والے بنے ہزاروں گھر دور سے پتہ دیتے ہیں کہ یہ سعودی عرب کے حکمرانوں اور عوام کی اس فیاضی کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں ازل سے ودیعت کر رکھی ہے۔ شاہ عبداللہ نے ہمیشہ دنیا میں امن کے قیام پر زور دیا اور سعودی عرب کے معتمد ترین علماء کو اعتماد میں لے کر آسمانی مذاہب کے مابین مکالمہ شروع کرنے پر زور دیا اور از خود اس کارِ خیر کا آغاز کیا سعودی عرب کے علاوہ اسپین میں اور اقوام متحدہ کے فورم پر مذاہب عالم کے ماننے والوں کو اکٹھا کر کے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ موجودہ دور میں امن وامان کے مسئلے اور انسانی تباہی پر منتج ہونے والی جنگوں سے بچنے کا واحد راستہ مذاہب کے مابین مکالمہ ہے۔ خادم الحرمین الشریفین کی طرف سے کیے گئے اقدامات کی دنیا بھر نے تائید کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کاوش کو پذیرائی بھی دی کہ آج دنیا بھر کے دانشوروں کا اس بات پر اتفاق ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے کہ امن کے قیام کیلئے بین المذاہب مکالمہ ہی وہ واحد راستہ ہے جو انسانیت کو بڑی تباہی سے بچا سکتا ہے۔ شاہ عبداللہ نے جہاں امنِ عالم کی بات کی وہیں ہمیشہ فلسطین، کشمیر سمیت حل طلب مسائل کے منصفانہ اور فوری حل پر بھی زور دیا اور واضح کیا کہ جب تک اس طرح کے دیرینہ مسائل قائم ہیں دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

میں آخر میں سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر خادم الحرمین الشریفین اور سعودی عوام کو یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری دعائیں اور محبتیں آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ ہم پاکستانی مسلمان سعودی عرب سے اپنی محبت کو مفادات نہیں بلکہ ایمانیات کا حصہ سمجھتے ہیں اور ارض حرمین سے اپنے اس عقیدت کے رشتے کی ہر صورت حفاظت کیلئے پہرہ داری کرتے ہیں، ہماری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔